احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

# الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

جمعہ 11 جون 2004ء 22 ربیع الثانی 1425 ہجری - 11 احسان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 127

جمعہ 11 جون 2004ء

## سب سے خطرناک فتنہ

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ ضرر رساں فتنہ میں نے اپنے بعد اور کوئی نہیں چھوڑا۔

(صحیح بخاری کتاب النکاح باب مایتقی من شوم المرءة حدیث نمبر 4706)

# عورتوں کے مقام حقوق وفرائض اور ذمہ داریوں سے متعلق پر معارف خطاب

## اپنی ذمہ داریوں کو عمدگی سے ادا کر کے خدا کے نزدیک صالحات قانتات لکھی جاؤ

## نئی نسل کی تربیت کریں۔ گھروں کو سلیقے سے سنواریں اور تقویٰ کی راہوں پر چلیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ ہالینڈ کے موقع پر مستورات سے خطاب فرمودہ 5 جون 2004ء

خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

جلسہ سالانہ ہالینڈ کے دوسرے دن 5 جون 2004ء کو حضور نے مستورات سے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ آج میں خواتین کو چند باتوں کی طرف مختصراً توجہ دلاؤں گا کیونکہ دینی معاشرے میں مردوں اور عورتوں کا اپنا اپنا کردار ہے اس لئے دین حق نے عورت کے حقوق وفرائض کی ادائیگی کی بھی تلقین فرمائی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے جس طرح کھول کر قرآنی تعلیم کی روشنی میں حقوق وفرائض کے بارے میں بیان فرمایا ہے۔ اگر عورتیں اپنی ذمہ داری کو سمجھیں تو احمدیت کے اندر ہمیشہ حسین معاشرہ قائم ہوتا چلا جائے گا جس کا اثر گلی گلی شہر شہر اور ملک ملک پر ظاہر ہوگا اور وہ انقلاب جو مسیح موعود پیدا کرنا چاہتے تھے تبھی ہوگا جب احمدی عورت اپنی ذمہ داریوں، اپنے فرائض اور مقام کو سمجھ لے۔ وہ ذمہ داریاں کیا ہیں؟ پہلی بات تو یہی ہے کہ نئی نسل کی تربیت کی ذمہ داری ماؤں پر عائد ہوتی ہے۔ اس لئے بچہ کی پیدائش سے پہلے ہی دعائیں شروع کر دینی چاہئیں کہ بچہ نیک ہو۔ صالح اور خدا کے نام کی سربلندی کے لئے کوشاں رہنے والا اور عبادت گزار ہو۔ اس طرح مائیں خود بھی نیک ہوں گی اور احساس ذمہ داری کے ساتھ اپنا عمل بھی درست کر رہی ہوں گی اور قول وفعل میں تضاد نہ ہوگا صحیح تربیت کے لئے ضروری ہے کہ مستقلاً دعائیں کی جائیں اور بچے کی پیدائش کے بعد دعا سے رک نہیں جانا چاہئے مجھے امید ہے اس بنیادی نکتہ کو سمجھتے ہوئے آپ کبھی دعاؤں سے غافل نہیں ہوں گی۔ یورپ کا دنیاداری کا ماحول کبھی آپ کو اپنے خدا سے غافل کرنے والا نہیں ہوگا معاشرے کی اچھی روایات جو قرآنی تعلیم کے مطابق ہوں وہ مومن کی گمشدہ چیز ہے لیکن ہر روایت اپنانے والی نہیں ہوتی۔ عورت اپنے گھر کی نگران ہے اور یہ نگرانی بچوں کی تربیت سے لے کر گھر کے امور چلانے سب پر حاوی ہے۔ آپ خاوندوں کی کمائی کا بہترین مصرف کرنے والی ہوں گی۔ اپنی اولادوں کی تربیت کا خیال رکھیں گی۔ خاوندوں سے ایسے مطالبے نہ ہوں کہ وہ قرض لینے پر مجبور ہو جائیں۔ اس لئے اپنے گھروں کو سلیقے سے سنواریں اور جنت نظیر بنائیں اپنے مقام کو سمجھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی نسلوں کی اٹھان ایسے نیک اور پاک ماحول میں کریں کہ وہ اللہ کی طرف جھکنے والی ہوں اور اس کی نیکی کو دیکھتے ہوئے دنیا بھی کہے کہ اس بچے کو اس کی ماں نے واقعی جنت میں ڈال دیا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ تقویٰ اختیار کرو۔ دنیا اور اس کی زینت سے بہت دل مت لگاؤ۔ قومی فخر مت کرو۔ خاوندوں سے وہ تقاضے نہ کرو جو ان کی حیثیت سے باہر ہوں۔ کوشش کرو کہ تا تم معصوم اور پاکدامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو۔ خدا کے فرائض۔ نماز۔ زکوٰۃ وغیرہ میں سستی مت کرو خاوندوں کی دل و جان سے مطیع رہو۔ ان کی اطاعت کرتی رہو بہت سا حصہ ان کی عزت کا تمہارے ہاتھ میں ہے سو تم اپنی ذمہ داری کو ایسی عمدگی سے ادا کرو کہ خدا کے نزدیک صالحات قانتات لکھی جاؤ۔ تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں عُجب، خود پسندی، مال حرام سے پرہیز اور بد اخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ عُجب سے مراد غرور اور تکبر ہے جس سے خود پسندی پیدا ہوتی ہے اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ کو خدا کا پیار حاصل ہو تو ان دنیاداری کی باتوں کو چھوڑ دیں۔ حقیقی تقویٰ کی راہوں پر چلیں خود غرضی اور تکبر سے بچیں۔ خاندانی وجاہت اور مال و دولت آپ کو اس بیماری میں مبتلا نہ کرے۔ اگر نہیں بچیں گی تو یہی حرکات آپ کو بد اخلاقیوں اور بدیوں کے گڑھوں میں دھکیلتی چلی جائیں گی پھر آپ کا بیعت کا مقصد بھی ختم ہو جائے گا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ ایسا شخص مجھ سے کاٹا جائے گا۔ پس دعائیں کرتے ہوئے اللہ کے حضور جھکنے والی بنیں اپنی نسلوں کی تربیت کرنے والی بنیں۔ خاوندوں کے حقوق ادا کرنے والی بنیں۔ اپنی دوسری احمدی بہنوں کو بھی بہنیں سمجھیں ان کا بھی عزت و احترام کریں۔ اپنے دلوں کو جوڑیں، کبھی ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے کی کوشش نہ کریں۔ بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ کسی طرح دوسرے کی برائی کو اچھالا جائے۔ کبھی کسی کی برائی کو نہیں اچھالنا چاہئے بلکہ پردہ پوشی کرنی چاہئے۔ آج کل آپ یہاں جلسے پر آئی ہوئی ہیں یہ خالصتاً دینی اجتماع ہے۔ ایک بہت بڑا مقصد ان جلسوں کا یہ ہے کہ اپنی روحانیت میں اضافہ کرنا ہے۔ قرآن و حدیث کی باتیں سننا اور عبادت کی طرف زیادہ توجہ پیدا کرنا ہے۔ اپنے بہن بھائیوں سے ملنا ہے جن کو ملنے کے بعض دفعہ مواقع نہیں ملتے۔ اس لئے ان دنوں میں دنیاوی باتوں کو چھوڑ کر دعاؤں پر زور دیں اور خدا کی طرف جھکیں۔

حضور انور نے آخر پر دعا کی کہ اللہ سب کو اس کی توفیق دے۔ اللہ کرے کہ آپ سب وہ مقصد حاصل کرنے والی ہوں جس کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود نے ان جلسوں کا انعقاد فرمایا تھا اور ہم سب محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے وارث بنیں۔

## ایک احمدی استاد کے نمایاں اوصاف

✪ ایک احمدی استاد (مرد و خواتین) کے مندرجہ ذیل نمایاں اوصاف ہونے چاہئیں۔

(1) اپنے اور اپنے کام کیلئے نیز اپنے طلبہ کیلئے باقاعدگی سے دعا کی جائے۔

(2) طلبہ سے اس قسم کا ذاتی تعلق پیدا کیا جائے کہ وہ محسوس کرنے لگیں کہ استاد کو ان کی تعلیم و تربیت میں غیر معمولی دلچسپی اور ہمدردی ہے۔

(3) ہر طالب علم کو انفرادی طور پر Monitor کیا جائے۔

(4) طالب علم کو اس کے نام سے مخاطب کیا جائے۔

(5) طلبہ میں اجتماعی کام کرنے کی حوصلہ افزائی کی جائے اور اس بات کا احساس دلایا جائے کہ یہ کام طالب علم کی تربیت کیلئے بہت ضروری ہے۔

(6) طلبہ کے سوالات کو صبر و تحمل سے سنا جائے اور اگر کسی سوال کا جواب نہ آتا ہو تو تحقیق کر کے جواب دیا جائے نیز ٹال مٹول سے کام نہ لیا جائے۔

(7) طلبہ سے گفتگو کرتے وقت ان کی عزت و وقار کا خیال رکھا جائے۔

(8) طلبہ کی تلخ باتوں کو صبر سے سنا جائے اور حکمت سے ان کی رہنمائی کی جائے۔

(9) Favoritism سے پرہیز کیا جائے۔

(10) طلبہ سے جو وعدہ کیا جائے اس کو پورا کیا جائے۔

(11) طلبہ کی ہم نصابی سرگرمیوں مثلاً تقاریر، کھیل وغیرہ میں دلچسپی کا اظہار کیا جائے۔

(12) طلبہ کے والدین سے بھی ذاتی رابطہ رکھا جائے اس سے طالب علم کے مسائل سمجھنے میں آسانی ہوگی نیز مستقبل میں بھی رہنمائی کرنے میں مدد ملے گی۔

(13) پڑھائی میں کمزور طلبہ استاد کی خصوصی شفقت اور حوصلہ افزائی سے ہمیشہ بہتری کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔

(14) بدنی سزا دینے سے اجتناب کیا جائے اور اپنے طرز عمل اور نمونہ سے طلبہ کی تربیت کی جائے۔

(15) اپنا طرز عمل اس طرح رکھا جائے کہ طلبہ اس کو Role Model کے طور پر اپنا سکیں۔

(نظارت تعلیم)

# ہاتھ سے محنت کر کے کمانے والے خدام ربوہ کے اعزاز میں ایک خوبصورت تقریب

## 75 خدام نے محنت مزدوری کر کے 3 سو تا 5 ہزار روپے کمائے

گزشتہ دنوں مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے تحت ایک دلچسپ تقریب کا انعقاد کیا گیا جس کی بنیاد یہ تھی کہ خلفاء سلسلہ خصوصاً بانی خدام الاحمدیہ حضرت مصلح موعود نے بیکاری کو لعنت قرار دیتے ہوئے ہاتھ سے کام کرنے کی اہمیت پر بہت زور دیا ہے اور اس مقصد کے لئے جماعت میں وقار عمل کا منفرد نظام بھی قائم ہے۔

ماہ مئی میں ربوہ میں بہت سے خدام میٹرک کا امتحان دے کر فارغ تھے انہیں مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کی طرف سے تحریک کی گئی کہ وہ فارغ اور بیکار نہ رہیں بلکہ ذاتی طور پر محنت مزدوری کر کے کم از کم -/300 روپے کمائیں۔ ایسے خدام کو ایک خصوصی تقریب میں مدعو کیا جائے گا۔

خدام نے بڑے جوش اور جذبہ سے اس تحریک پر لبیک کہا اور ذاتی محنت اور کسی کام کو عار نہ سمجھنے کا دلکش نمونہ پیش کیا۔ 75 خدام نے مقررہ معیار کو پورا کیا۔

4 جون 2004ء بروز جمعہ ان خدام کو مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے دفتر میں مدعو کیا گیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ان کی حوصلہ افزائی کے لئے بنفس نفیس موجود تھے۔ طعام سے پہلے مکرم محمد محمود طاہر صاحب نائب مہتمم مقامی ربوہ نے اس تقریب کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ ہاتھ سے کام کرنے کی اہمیت کو اجاگر کرنے اور نئی نسل میں اس کی جھجک اور شرم دور کرنے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی نے امسال میٹرک کے طلباء کو تحریک کی کہ امتحانات کے بعد فارغ اوقات میں اپنے ہاتھ سے کام کر کے کم از کم -/300 روپے کمائیں۔ اس ٹارگٹ کو پورا کرنے کی آخری تاریخ 31 مئی رکھی گئی تھی۔

اس حوالے سے کام کی تلاش اور رہنمائی کے لئے دفتر مقامی میں بھی انتظام کیا گیا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے 85 سے زائد خدام نے ہاتھ سے کام کرنا شروع کیا اور آمدہ رپورٹس کے مطابق 75 خدام اپنے ہاتھ سے محنت کر کے اپنا -/300 روپے والا ٹارگٹ پورا کر چکے ہیں ان خدام میں بہت سے ایسے تھے جن کے گھروں میں مالی کشائش تھی انہیں کام کی ضرورت بھی نہ تھی مگر انہوں نے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے کام کی عظمت کو پہچانا۔ اور کسی کام کو عار نہ سمجھتے ہوئے محنت مزدوری کر کے کمایا۔

☆ رپورٹس کے مطابق 22 خدام نے گرمی کے موسم میں باقاعدہ مزدوری کر کے -/300 یا اس سے زائد روپے کمائے۔

☆ 23 خدام نے مختلف دکانوں پر کام کیا۔

☆ 16 خدام نے تجارت کے ذریعہ رقم کمائی۔ انہوں نے سبزی۔ بسکٹ۔ کپڑے۔ بیڈ شیٹس۔ چاٹ۔ سرف۔ موم بتیاں۔ سٹابری۔ خربوزے۔ تربوز بیچ کر منافع حاصل کیا۔ پھلوں میں خربوزوں اور سٹابری میں منافع کی شرح زیادہ رہی اسی طرح بیڈ شیٹس میں فی شیٹ 60 سے 70 روپے منافع ہوا۔

☆ 3 خدام نے گھروں سے ردی اکٹھی کر کے فروخت کی۔

☆ 11 خدام نے متفرق کام کر کے اپنا ٹارگٹ پورا کیا۔

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے ان خدام کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے چند خدام کو دعوت دی کہ وہ سٹیج پر آ کر اپنے تجربات بیان کریں۔ ان کی گفتگو سے معلوم ہوا کہ شوق رکھنے والوں اور محنت کرنے والوں کے لئے کام کی کمی نہیں مہمان خصوصی نے خدام سے فرمایا کہ وہ محنت کے اس سلسلہ کو جاری رکھیں اور اپنی آمد سے مزید تعلیم اور ہنر سیکھتے رہیں۔

تقریب کے آخر پر ان باہمت خدام کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اس دوران مہمان خصوصی نے ایڈیٹر الفضل کو ہدایت فرمائی کہ نمونہ کے طور پر چند خدام کے کوائف بھی الفضل میں شائع کئے جائیں تاکہ دیگر مجالس اور جماعتوں کو بھی ہاتھ سے کام کرنے کی طرف زیادہ توجہ ہو۔ چنانچہ تعمیل ارشاد میں ان خدام میں سے بعض کے کوائف درج کئے جا رہے ہیں۔

☆ مکرم بشارت احمد نھوکہ دارالرحمت وسطی نے پھلوں کی ریڑھی لگا کر ایک ماہ میں -/5000 روپے کمائے۔

☆ مکرم زین العابدین دارالنصر شرقی نے مزدوری کر کے -/4000 روپے کمائے۔

☆ مکرم سعید احمد دارالنصر شرقی نے بیڈ شیٹس کپڑے، بسکٹ، ماچسیں فروخت کر کے نیز مزدوری کر کے -/2000 روپے سے زائد رقم کمائی۔

☆ مکرم طیب احمد محلّہ دارالیمن وسطی حلقہ سلام نے ریفریجریشن کے ادارے میں کام کر کے -/2000 روپے کمائے۔

☆ مکرم مبشر احمد دارالیمن شرقی نے سیلز مین کا کام کر کے -/1700 روپے کمائے۔

مکرم عامر سہیل دارالعلوم شرقی (نور) نے ایک کریانہ سٹور پر سیلز مین کا کام کر کے -/1500 روپے کمائے۔

☆ مکرم قاسم انصار دارالنصر شرقی نے 15 یوم مزدوری کر کے -/1500 روپے حاصل کئے۔

☆ مکرم عطاء المجیب دارالرحمت غربی نے 15 یوم ہوٹل پر کام کر کے -/1500 روپے کمائے۔

☆ مکرم ناصر شاہین دارالیمن وسطی حلقہ سلام نے فریمنگ سنٹر پر کام کر کے -/1400 روپے کمائے۔

☆ مکرم قمر احمد سراء دارالرحمت شرقی (ب) نے ایک بک ڈپو پر کام کر کے -/1200 روپے کمائے۔

☆ مکرم ساجد محمود دارالفضل شرقی نے مزدوری کر کے -/1100 حاصل کئے۔

☆ مکرم افتخار احمد دارالرحمت شرقی (ب) نے ایک بک ڈپو پر بطور سیلز مین کام کر کے -/1000 روپے کمائے۔ 3 سال قبل ایک ایکسیڈنٹ میں ان کی ایک ٹانگ کٹ گئی تھی۔ اب ان کی ایک ٹانگ مصنوعی ہے۔

☆ مکرم مدثر احمد دارالنصر شرقی نے ماچس اور بسکٹ کے پیکٹ گھروں میں جا کر فروخت کر کے ایک ہزار کمائے۔

☆ مکرم یاسر محمود باب الابواب نے پیاز اور سٹابری فروخت کر کے 950 روپے کمائے۔

☆ مکرم آفاق احمد دارالرحمت غربی نے ماچس اور پیاز فروخت کئے نیز سائیکلوں کی دکان پر کام کر کے 847 روپے کمائے۔

☆ مکرم طاہر اعجاز بٹ بیوت الحمد نے گلشن احمد نرسری میں پودوں کے بیج لگانے والی تھیلیاں بھر کر 800 روپے کمائے۔

☆ مکرم عتیق احمد دارالصدر جنوبی نے مختلف قسم کی اشیاء برتن دھونے کا صابن سرف۔ چائے کی پتی وغیرہ فروخت کی اور چاٹ لگا کر بیچی اس طرح -/700 روپے کمائے۔

☆ مکرم اسد علی طاہر احمد نگر نے ردی وغیرہ فروخت کر کے -/500 روپے کمائے۔

☆ مکرم احمد، احمد نگر نے بھی ردی اکٹھی کی بعد ازاں دفتر میں کام کر کے -/500 روپے حاصل کئے۔

☆ مکرم جمال احمد یوسف بیوت الحمد نے ردی فروخت کر کے -/450 روپے کمائے۔

☆ مکرم نعیم اللہ دارالعلوم جنوبی حلقہ بشیر نے بیکری پر کام کر کے -/350 روپے کمائے۔

☆ مکرم طارق حسین عباسی دارالفتوح غربی نے مزدوری کر کے -/320 روپے کمائے۔

☆ مکرم احمد فہیم دارالنصر غربی (منعم) نے ردی فروخت کر کے -/300 روپے حاصل کئے۔

☆ مکرم فیصل احمد بشیر آباد نے مزدوری کر کے -/300 روپے کمائے۔

☆ مکرم منیب احمد۔ بشیر آباد نے موم بتی اور طھنڈی فروخت کی اور ایک یوم مزدوری بھی کی -/300 روپے کمائے۔

☆ مکرم سید عثمان احمد دارالرحمت وسطی نے ایک دن مزدوری کی اور سرف فروخت کر کے -/300 روپے کمائے۔

مکرم مہتمم صاحب مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ اور دیگر متعلقہ عہدیداران اس عمدہ اقدام پر شکریہ اور دعا کے مستحق ہیں۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ جملہ خدام کو محنت کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔

---

## ہاتھ سے کام کرنا ہمارا طرہ امتیاز ہونا چاہئے

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

اپنے ہاتھ سے کام کرنا یہ ہمارا طرہ امتیاز ہونا چاہئے۔ جیسے بعض قومیں اپنے اندر بعض خصوصیتیں پیدا کر لیتی ہیں۔ وہ قومیں جو سمندر کے کنارے پر رہتی ہیں۔ وہ نیوی میں بڑی خوشی سے بھرتی ہوتی ہیں۔ لیکن اگر انفنٹری میں بھرتی ہونے کیلئے کہا جائے تو اس کے لئے ہرگز تیار نہیں ہونگے۔ اور اگر پنجاب کے لوگوں کو نیوی میں بھرتی ہونے کیلئے کہا جائے تو وہ اس سے بھاگتے ہیں۔ لیکن انفنٹری میں خوشی سے بھرتی ہوتے ہیں۔ یہ صرف عادت کی بات ہے۔ پس ہمارے خدام کو یہ ذہنیت اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے کہ یہ مشینوں کا زمانہ ہے اور آئندہ زندگی میں وہ مشینوں پر کام کرینگے اگر کارخانوں میں کام نہ کر سکو تو ابتداء میں لڑکوں میں ان کھیلوں کا ہی رواج ڈالو جن میں لوہے کے پرزوں سے مشینیں بنانی سکھائی جاتی ہیں۔ مثلاً لوہے کے ٹکڑے ملا کر چھوٹے چھوٹے ہل بناتے ہیں۔ پنگھوڑے، ریلیں اور اسی کی بعض اور چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔ ایسی کھیلوں سے یہ فائدہ ہوگا کہ بچوں کے ذہن انجینئرنگ کی طرف مائل ہونگے۔" (مرسلہ: نظارت امور عامہ)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

## اے عبداللطیف! تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا

# شیخ عجم حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف آف کابل کے سوانح حیات

**مرحوم نے مرکر میری جماعت کو ایک نمونہ دیا ہے اور درحقیقت میری جماعت ایک بڑے نمونہ کی محتاج تھی**

محترم سید میر مسعود احمد صاحب مرحوم

(قسط نمبر 6)

## حضرت صاحبزادہ صاحب کی افغانستان واپسی

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

”مولوی صاحب خوست علاقہ کابل سے قادیان میں آکر کئی مہینہ میرے پاس اور میری صحبت میں رہے۔ پھر بعد اس کے جب آسمان پر یہ امر قطعی طور پر فیصلہ پاچکا کہ وہ درجہ شہادت پاویں تو اس کے لئے یہ تقریب پیدا ہوئی کہ وہ مجھ سے رخصت ہوکر اپنے وطن کی طرف واپس تشریف لے گئے“۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 49)

اسی طرح فرمایا:

”اور عجیب بات یہ ہے کہ ان کے بعض شاگرد بیان کرتے ہیں کہ جب وہ وطن کی طرف روانہ ہوئے تو بار بار کہتے تھے کہ کابل کی زمین اپنی اصلاح کے لئے میرے خون کی محتاج ہے“۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 53)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب کو مع ایک گروہ کثیر الوداع کہنے کے لئے دور تک بٹالہ کی سڑک پر تشریف لے گئے۔ آخر جب حضرت صاحبزادہ صاحب رخصت ہونے لگے تو وہ سڑک پر حضور کے قدموں میں گر پڑے اور جدائی کے غم کے مارے ان کی چیخیں نکل گئیں اور زار زار رونے لگے۔ حضرت مسیح موعود نے ان کو بڑی مشکل سے اٹھایا اور تسلی دی اور رخصت کیا۔

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 141 روایت نمبر 715 ایڈیشن اپریل 1939ء)

حضرت مولانا شیر علی صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب صاحبزادہ صاحب واپس افغانستان جانے لگے تو وہ کہتے تھے کہ میرا دل یہ کہتا ہے کہ میں اب زندہ نہیں رہوں گا۔ میری موت آن پہنچی ہے وہ حضرت مسیح موعود کی اس ملاقات کو آخری ملاقات سمجھتے تھے۔ رخصت ہوتے وقت وہ حضور کے قدموں میں گر کر زار زار رونے لگے۔ حضرت مسیح موعود نے انہیں اٹھنے کے لئے کہا اور فرمایا کہ ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ مگر وہ حضور کے قدموں میں گرے رہے۔ آخر آپ نے فرمایا • الامر فوق الادب۔ اس پر وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور بڑی حسرت کے ساتھ رخصت ہوئے۔

(سیرت المہدی حصہ اول روایت نمبر 360 ایڈیشن 1939ء)

جب صاحبزادہ صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود سے رخصت ہوئے تو اس وقت سید احمد نور بھی موجود تھے۔ انہوں نے اس وقت حضور کی خدمت میں عرض کی کہ وہ تو حضور کو چھوڑ کر نہیں جاسکتے قادیان میں ہی رہنا چاہتے ہیں۔ اس پر حضور نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت تم صاحبزادہ صاحب کے ساتھ چلے جاؤ۔ بعد میں تم قادیان آجاؤ گے۔

(شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ اول صفحہ 14)

حاجی محمد صدیق صاحب پٹیالوی بیان کرتے ہیں:

صاحبزادہ شہید عبداللطیف مرحوم جب قیام دارالامان سے واپس کابل جانے لگے تو ان کی سواری کے لئے حضرت مسیح موعود نے رتھ منگوایا۔ حضور خدام کے ساتھ ان کو الوداع کرنے کیلئے پیدل چلے اور خالی رتھ ساتھ آتا گیا۔ جب حضور نہر کی طرف پہنچے تو رتھ کو ٹھہرالیا اور اس کے پاس کھڑے ہوکر صاحبزادہ صاحب سے گفتگو کرتے رہے۔ اس دوران میں صاحبزادہ صاحب نے عرض کی کہ مجھے مرنے کا تو کچھ فکر نہیں ہاں میرے لئے استقلال کی دعا فرمائیں تا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ثابت قدم رکھے۔ وہ باتیں کرتے جاتے تھے اور زار زار رو رہے تھے۔ اس دوران دفعۃً حضور کے پاؤں پر گر پڑے۔ اس پر حضور خود جھکے اور شہید مرحوم کے دونوں شانوں کے نیچے اپنے دست مبارک ڈال کر انہیں اٹھایا اور فرمایا۔ صاحبزادہ صاحب ایں جائز نیست۔ ان کے اٹھنے پر حضور نے دعا کی اور انہیں رخصت فرمایا۔ (الفضل انٹرنیشنل 3 ستمبر 1999ء)

میاں اللہ یار صاحب ٹھیکیدار ساکن بٹالہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کو الوداع کہنے موڑ تک گئے واپسی پر ایک جوہڑ کے پاس آکر ٹھہر گئے اور اپنے رفقاء سے کہا کہ وہ شہزادہ صاحب کے خاتمہ بالخیر کیلئے دعا مانگیں۔ چنانچہ حضور نے ان کے لئے بڑی لمبی دعا کی۔

(الفضل انٹرنیشنل 3 ستمبر 1999ء)

جیسا کہ پہلے ذکر آچکا ہے حضرت صاحبزادہ صاحب کو سیدنا حضرت مسیح موعود نے ارشاد فرمایا تھا کہ • عیدالاضحیٰ کے بعد قادیان سے روانہ ہوں۔ اس سال عید 11 مارچ 1903ء کو ہوئی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب قادیان سے واپس اپنے وطن کی طرف 11 مارچ کو یا اس کے بعد روانہ ہوئے تھے۔

(البدر 13 مارچ 1903ء و 20 مارچ 1903ء ملفوظات جلد پنجم مطبوعہ لندن)

جناب قاضی محمد یوسف صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف قادیان سے حضرت مسیح موعود سے رخصت ہوکر براستہ لاہور، کیمبل پور، کوہاٹ، ٹل اپنے وطن خوست واپس گئے تھے۔

(تاریخ احمدیہ سرحد صفحہ 92، مطبوعہ 1959ء)

مولوی عبدالستار خان صاحب نے بیان کیا کہ جب صاحبزادہ عبداللطیف صاحب قادیان سے خوست واپس جارہے تھے تو راستہ میں میں نے ان سے کہا کہ وہاں آپ کو قتل کرڈالیں گے۔ اس پر آپ نے فرمایا ”من نہ میرم“ اور یہ بھی کہا ”موت بامن نہ آئید“ جب آپ شہید ہوگئے تو رؤیا میں مجھے ان کی زیارت ہوئی۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ تو کہتے تھے موت بامن نہ آئید۔ انہوں نے جواب میں فرمایا ”کارہائے خدا ازیں ہم عظیم است“

واقعہ سنگساری کے متعلق میں نے دریافت کیا کہ آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی۔ فرمایا مجھے کوئی دکھ نہیں ہوا اور میں نے کوئی تکلیف محسوس نہیں کی۔

حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد آپ مجھے خواب میں نظر آئے تو میں نے انہیں پہلے سے زیادہ خوش پایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت کی ملاقات کا نتیجہ تھا۔

(الحکم 14 دسمبر 1935ء)

سید احمد نور صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت صاحبزادہ صاحب واپسی کے سفر میں قرآن شریف کی تلاوت کرتے رہتے تھے۔ لاہور چند روز ایک گٹی بازار میں ٹھہرے جو میاں چراغ الدین صاحب کے مکان کے پاس تھی۔ لاہور میں بعض لوگ آپ کو ملنے آئے۔ وہ چکڑالوی عقیدہ رکھتے تھے اور اپنے عقائد پیش کرکے آپ کی رائے دریافت کی۔ لاہور میں آپ نے بعض کتابیں خریدیں اور ان کی جلدیں بندھوالیں۔ لاہور میں چند روز قیام کیا پھر وہاں سے بذریعہ ریل روانہ ہوئے۔

(شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ اول صفحہ 10،9)

راستہ میں جہاں بھی قیام ہوتا تو جن لوگوں سے ملاقات ہوتی ان سے سیدنا حضرت مسیح موعود کا ذکر ضرور کرتے۔

(شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ دوم صفحہ 20)

کوہاٹ سے بنوں کا سفر ٹم ٹم کے ذریعہ کیا۔ ٹم ٹم میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہے۔ عصر کی نماز کا وقت ہوا تو اتر کر باجماعت نماز پڑھائی۔ اس دوران میں شدید بارش شروع ہوگئی لیکن آپ نے پرواہ نہ کی اور نماز پڑھتے رہے۔ خرم مقام میں ایک سرائے میں قیام کیا۔ وہاں آپ نے ایک بکری منگوا کر ذبح کی اور کھانا تیار کروایا۔ خود بھی کھایا اور سرائے میں مقیم لوگوں کو بھی کھلایا۔ صبح آگے روانہ ہوئے یہاں تک کہ بنوں پہنچ گئے۔ بنوں میں آپ نے چند روز قیام فرمایا۔ واپسی کے سفر کے دوران حضرت صاحبزادہ صاحب نے ہمیں بتایا کہ مجھے الہام ہوتا ہے (۔) (فرعون کی طرف جا)

(بیان سید احمد نور صاحب شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ اول صفحہ 9 تا 11)

حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں کہ:

”مولوی صاحب جب سرزمین علاقہ ریاست کابل کے نزدیک پہنچے تو علاقہ انگریزی میں ٹھہر کر بریگیڈیئر محمد حسین کوتوال کو جو ان کا شاگرد تھا ایک خط لکھا کہ آپ امیر صاحب سے میرے آنے کی اجازت حاصل کر کے مجھے اطلاع دیں۔ تو امیر صاحب کے پاس بمقام کابل میں حاضر ہو جاؤں۔ بلا اجازت اس لئے تشریف نہ لے گئے کہ وقت سفر امیر صاحب کو یہ اطلاع دی تھی کہ میں حج کو جاتا ہوں۔ مگر وہ ارادہ قادیان میں بہت دیر تک ٹھہرنے سے پورا نہ ہوسکا اور وقت ہاتھ سے جاتا رہا.......... قبل اس کے کہ وہ سرزمین کابل میں وارد ہوں اور حدود ریاست کے اندر قدم رکھیں احتیاطاً قرین مصلحت سمجھا کہ انگریزی علاقے میں رہ کر امیر کابل پر اپنی سرگزشت کھول دی جائے کہ اس طرح پر حج کرنے سے معذوری پیش آئی۔ انہوں نے مناسب سمجھا کہ بریگیڈیئر محمد حسین کو خط لکھا تا وہ مناسب موقعہ پر اصل حقیقت مناسب لفظوں میں امیر کے گوش گزار کردیں اور اس خط میں یہ لکھا کہ اگرچہ میں حج کرنے کے لئے روانہ ہوا تھا مگر مسیح موعود کی مجھے زیارت ہوگئی اور چونکہ مسیح کے ملنے

کیلئے اوراس کی اطاعت مقدم رکھنے کے لئے خدا اور رسول کا حکم ہے اس مجبوری سے مجھے قادیان ٹھہرنا پڑا اور میں نے اپنی طرف سے یہ کام نہ کیا بلکہ قرآن اور حدیث کی رو سے اسی امر کو ضروری سمجھا۔ جب یہ خط بریگیڈیئر محمد حسین کوتوال کو پہنچا تو اس نے وہ خط اپنے زانو کے نیچے رکھ لیا اور اس وقت پیش نہ کیا مگر اس کے نائب کو جو مخالف اور شریر آدمی تھا کسی طرح پتہ لگ گیا کہ یہ مولوی صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کا خط ہے اور وہ قادیان میں ٹھہرے رہے۔ تب اس نے وہ خط کسی تدبیر سے نکال لیا اور امیر صاحب کے آگے پیش کر دیا۔ امیر صاحب نے بریگیڈیئر محمد حسین کوتوال سے دریافت کیا کہ کیا یہ خط آپ کے نام آیا ہے۔ اس نے امیر کے موجودہ غیظ وغضب سے خوف کھا کر انکار کر دیا، ......مولوی صاحب شہید نے کئی دن پہلے خط کے جواب کا انتظار کر کے ایک اور خط بذریعہ ڈاک محمد حسین کوتوال کو لکھا۔ وہ خط افسر ڈاکخانہ نے کھول لیا اور امیر صاحب کو پہنچادیا۔

چونکہ قضاء وقدر سے مولوی صاحب کی شہادت مقدر تھی اور آسمان پر وہ برگزیدہ بزمرہ شہداء داخل ہو چکا تھا اس لئے امیر صاحب نے ان کے بلانے کے لئے حکمت عملی سے کام لیا اور ان کی طرف خط لکھا کہ آپ بلا خطر چلے آؤ۔ اگر یہ دعویٰ سچا ہوگا تو میں بھی مرید ہو جاؤں گا۔

بیان کرنے والے کہتے ہیں کہ ہمیں معلوم نہیں کہ خط امیر صاحب نے ڈاک میں بھیجا تھا یا دستی روانہ کیا تھا۔ بہرحال اس خط کو دیکھ کر مولوی صاحب موصوف کابل کی طرف روانہ ہو گئے اور قضاء وقدر نے نازل ہونا شروع کر دیا''۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 49)

اسی طرح فرمایا:

''مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے بار بار الہام ہوتا ہے (۔) اور فرمایا کہ مجھے الہام ہوتا ہے کہ آسمان شور کر رہا ہے اور زمین اس شخص کی طرح کانپ رہی ہے جو تپ لرزہ میں گرفتار ہو۔ دنیا اس کو نہیں جانتی یہ امر ہونے والا ہے۔

اور فرمایا کہ مجھے ہر وقت الہام ہوتا ہے کہ اس راہ میں اپنا سر دے دے اور دریغ نہ کر کہ خدا نے کابل کی زمین کی بھلائی کے لئے یہی چاہا ہے''۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 127)

سید احمد نور صاحب کی روایت ہے کہ آپ بنوں میں کچھ عرصہ قیام کر کے سیدگاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ دوڑ کے مقام تک ٹم ٹم میں سفر کیا۔ یہاں کے نمبردار نے آپ کی آمد پر بہت خوشی کا اظہار کیا اور آپ کی ضیافت کی۔

صبح سیدگاہ سے کچھ آدمی گھوڑے لے کر استقبال کے لئے آئے وہاں سے سوار ہو کر وطن کی طرف روانہ ہوئے۔

(شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ اول صفحہ 9 تا 11)

## وطن میں آمد اور رشتہ داروں کو دعوت حق

جب حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف صاحب اپنے گاؤں سیدگاہ کے قریب پہنچے تو آپ کے عزیز واقارب نے بڑی خوشی کا اظہار کیا کہ صاحبزادہ صاحب حج کر کے واپس آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں حج سے نہیں آیا بلکہ قادیان سے آیا ہوں جہاں ایک مقبول الٰہی مستجاب الدعوات شخصیت ہے جس نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور آپ لوگوں کو یہ خبر دیتا ہوں کہ وہ اپنے دعویٰ میں صادق ہے اس کا انکار نہ کرو بلکہ اسے تسلیم کر کے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ جاؤ اور اس کی رحمتوں کے مورد اور وارث بن جاؤ۔ اس پر آپ کے رشتہ دار ناراض ہو گئے اور کہنے لگے اس شخص کی بابت ہم کو خبر ملی ہے کہ وہ کافر ہے (نعوذ باللہ) اور اس کے پیرو بھی۔ قادیان جانا بھی کفر ہے۔ آپ ان باتوں سے باز آ جائیں ورنہ اگر یہ امیر حبیب اللہ خان کے علم میں آیا تو وہ ہم سب کو قتل کروا دے گا۔

آپ نے فرمایا کہ مناسب ہے کہ تم یہ ملک چھوڑ کر بنوں چلے جاؤ وہاں ہماری زمین بھی ہے۔ یہ امر تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مامور کا انکار کرو ورنہ میں تمہارے لئے ایک ایسی بلا لایا ہوں کہ کبھی بھی تم اس سے بچ نہیں سکتے۔ میں تو اس بات سے ہرگز نہیں ٹلوں گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے مجھے اس کا پہنچانا لازم ہے۔ میں نے اپنا نفس، اپنا مال اپنی اولاد اس راہ میں دے دی ہے اور تم دیکھ لو گے کہ میں اور میرے اہل وعیال کس طرح اس راہ میں فدا ہوتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ آپ کی بات نہ ماننے اور انکار کرتے رہے۔

(شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ اول صفحہ 12,11)

## علی الاعلان دعوت کا آغاز

حضرت صاحبزادہ صاحب کی واپسی کی خبر سن کر اس علاقہ کے رؤسا آپ کو ملنے آئے۔ آپ نے انہیں بھی بتایا کہ میں اس سال حج نہیں کر سکا بلکہ حج کو جاتے ہوئے ہندوستان میں ایک مقام قادیان میں گیا تھا وہاں ایک شخص نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اس کا فرمان ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوں اور اس نے مجھے اس زمانہ کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے۔ میں وقت مقررہ پر آیا ہوں۔ اسے دیکھا اور اس کے حالات معلوم کئے۔ اس کے تمام اقوال اور افعال قرآن مجید کے مطابق ہیں اور اس کا دعویٰ سچا ہے۔ تمہیں چاہئے کہ اس کو مان لو اس سے تمہیں فائدہ ہوگا۔ اگر نہ مانو تو تمہارا اختیار ہے میں تو مان چکا ہوں۔ اس پر حاضرین نے کہا کہ صاحبزادہ صاحب آپ یہ باتیں نہ کریں اس سے پہلے امیر عبدالرحمن خان نے ان باتوں کو پسند نہیں کیا تھا اور مولوی عبدالرحمن خان کو قتل کروا دیا تھا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ تمہارے دو خدا ہیں۔ جتنا خدا سے ڈرنا چاہئے اتنا تم امیر سے ڈرتے ہو۔ کیا میں خدا کے حکم کو امیر سے ڈر کر نہ مانوں؟ کیا قرآن سے توبہ کرلوں یا حدیث سے دستبردار ہو جاؤں۔ اگر میرے سامنے دوزخ بھی آ جائے تو اس بات سے ہرگز باز نہیں آؤں گا۔

خوست کے حاکم نے بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ آپ یہ باتیں نہ کریں لیکن آپ دلیری سے اپنے موقف پر قائم رہے۔

(شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ اول صفحہ 12,11)

آپ کے رشتہ داروں اور برادری نے اعلان کیا کہ ہم صاحبزادہ صاحب سے متفق نہیں۔ ان کے عقیدہ کے خلاف ہیں اور بیزاری کے خطوط بھی لکھے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ تم ایسا اعلان کرنے سے بچ نہیں سکتے۔ بہتر ہے کہ تم یہاں سے انگریزی علاقے میں بنوں چلے جاؤ ورنہ تمہیں میری وجہ سے بلاوجہ تکلیف ہوگی۔ لیکن برادری نے بیزاری کے اعلان کو کافی سمجھا اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے مشورہ کی پرواہ نہیں کی۔

(الفضل انٹرنیشنل 3 ستمبر 1999ء شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ اول صفحہ 12,11)

## سرداران کابل کو دعوتی خطوط

حضرت صاحبزادہ صاحب نے سیدگاہ سے سرداران کابل کو پانچ خطوط تحریر کئے ان میں سے ایک خط مستوی الملک بریگیڈیئر مرزا محمد حسین خان کوتوال کے نام تھا۔ دوسرا سردار شاہ غاصی عبدالقدوس خان اعتماد الدولہ کو لکھا۔ تیسرا مرزا عبدالرحیم خان دفتری کو۔ چوتھا حاجی باشی شاہ محمد کو اور پانچواں خط قاضی القضاۃ عبدالعزیز کے نام تھا۔

ان خطوط میں آپ نے تحریر فرمایا کہ میں حج کے ارادہ سے روانہ ہوا تھا۔ لیکن ہندوستان میں میری ملاقات حضرت مرزا غلام احمد صاحب سے ہوئی جو قادیان میں رہتے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس زمانہ کی اصلاح کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ اور دین کی خدمت کے لئے بھیجا گیا ہوں اور قرآن شریف اور احادیث کے مطابق وقت مقررہ پر آیا ہوں۔ میں نے قادیان میں چند ماہ گزارے، ان کا دعویٰ سنا، ان کے افعال واقوال کو غور سے دیکھا۔ میں نے انہیں سچا پایا۔ ان کے ملنے سے مجھے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوا۔ سو میں آپ کو آگاہ کرتا ہوں کہ یہ وہی ہے جس کے آنے کی پیشگوئی فرمائی گئی تھی۔ اور جس کے آنے کا لوگ انتظار کیا کرتے تھے۔ میں اس پر ایمان لے آیا ہوں۔ آپ کو بھی چاہئے کہ اسے مان لیں تا اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ جائیں، آپ کی بہتری اسی میں ہے۔ میرا فرض آپ کو یہ پیغام پہنچانا تھا۔ میں اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں۔

یہ خطوط آپ نے عبدالغفار خان صاحب برادر مولوی عبدالستار خان صاحب کو دئے جو انہیں لے کر بلا توقف کابل روانہ ہو گئے۔ اس وقت سردی کا موسم تھا۔ اور برف پڑی ہوئی تھی۔

مولوی عبدالغفار صاحب نے کابل جا کر یہ خطوط مکتوب الیہم کو پہنچا دئے۔ مولوی صاحب ان تمام لوگوں کو خوب جانتے تھے۔ مرزا محمد حسین خان کوتوال نے مولوی عبدالغفار خان صاحب سے کہا کہ تم واپس چلے جاؤ خط کا جواب صاحبزادہ صاحب کو ڈاک کے ذریعہ بھجوا دیا جائے گا۔

مولوی عبدالغفار خان صاحب نے واپس آ کر حضرت صاحبزادہ صاحب سے عرض کی کہ مجھے تو ان خطوط کا کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ البتہ مرزا محمد حسین خان نے کہا تھا کہ تم واپس چلے جاؤ جواب ڈاک کے ذریعہ بھجوا دیا جائے گا۔ یہ سن کر حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ مجھے تو خطرہ معلوم ہوتا ہے۔

## حضرت صاحبزادہ صاحب کی گرفتاری

حضرت صاحبزادہ صاحب نے جو خطوط سرداران کابل کے نام بھجوائے تھے وہ تمام امیر حبیب اللہ خان اور سردار نصر اللہ خان کو پہنچا دئے گئے۔ امیر نے اپنے بااعتماد مولویوں کو بلا کر دکھائے اور ان کی رائے دریافت کی تو انہوں نے عرض کی کہ یہ مدعی جس کا ان خطوط میں ذکر ہے آدھا قرآن مانتا ہے اور آدھا نہیں مانتا اس لئے (نعوذ باللہ) کافر ہے اور جو شخص اسے مانتا ہے وہ بھی کافر ہے مرتد ہے۔ اور اگر مولوی عبداللطیف صاحب کو ڈھیل دی گئی تو خطرہ ہے کہ اور بہت سے لوگ مرتد ہو جائیں گے۔

چنانچہ امیر حبیب اللہ خان نے خوست کے حاکم کے نام حکم جاری کیا کہ صاحبزادہ صاحب کو گرفتار کر کے پچاس سواروں کی حفاظت میں کابل بھجوا دیا جائے۔ اس دوران انہیں کوئی ملنے نہ آئے اور نہ ان سے کلام کرے۔

ایک روز حضرت صاحبزادہ صاحب سیر کو جا رہے تھے اور سید احمد نور صاحب اور عبدالجلیل خان صاحب ساتھ تھے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا اور فرمایا کہ کیا تم ہتھکڑیوں کی طاقت رکھتے ہو۔ پھر سید احمد نور سے فرمایا کہ جب میں مارا جاؤں تو تم میرے مرنے کی اطلاع حضرت مسیح موعود کی خدمت میں کرنا۔ اس پر سید احمد نور رو پڑے اور عرض کی کہ میں بھی تو آپ کے ساتھ ہی ہوں۔ میں کب آپ سے جدا ہونگا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ نہیں نہیں جب ہم حضرت مسیح موعود سے رخصت ہوئے تھے تو تم نے عرض کی تھی کہ حضور میں تو قادیان سے باہر نہیں جا سکتا تو حضرت مسیح موعود نے تم سے فرمایا تھا کہ اس وقت تم صاحبزادہ صاحب کے ساتھ چلے جاؤ تم بعد میں

باقی صفحہ 5 پر

بشیر احمد رفیق صاحب

# محترم نواب عباس احمد خان صاحب کی یاد میں

کچھ عرصہ ہوا پاکستان کے ایک معروف سجادہ نشین اور پیر صاحب میرے گھر تشریف لائے۔ اور فرمانے لگے کہ آج میں اس غرض سے تمہارے پاس آیا ہوں کہ تم سے ہم دونوں کے پیارے دوست نواب عباس احمد خان مرحوم کی تعزیت کروں۔ محترم پیر صاحب سے میری پہلی ملاقات چند سال قبل حضرت نواب صاحب کے ذریعہ ہی ہوئی تھی ان دنوں محترم نواب صاحب اپنے صاحبزادہ عزیز سلمان احمد خان کے ہاں لندن تشریف لائے ہوئے تھے۔ مجھے ارشاد فرمایا کہ پاکستان کے ایک معروف پیر صاحب دوپہر کے کھانے پر تشریف لا رہے ہیں۔ پیر صاحب علمی آدمی ہیں۔ احمدیت میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ تم بھی ضرور اس دعوت میں شریک ہو کر پیر صاحب کے ساتھ گفتگو میں حصہ لو۔ خاکسار حاضر ہوا۔ نواب صاحب نے پیر صاحب سے تعارف کرایا۔ دو اڑھائی گھنٹے کی نشست رہی۔ اس کے بعد پیر صاحب جب بھی انگلستان تشریف لاتے ہیں۔ خاکسار کو شرف ملاقات بخشتے ہیں۔

جناب پیر صاحب نے دوران گفتگو فرمایا کہ انہوں نے نواب عباس احمد خان مرحوم جیسے مہمان نواز، متقی اور پرہیزگار نیک اور خدا ترس انسان بہت کم دیکھے ہیں۔ جناب پیر صاحب نواب صاحب مرحوم کی سادہ اور بے تکلف زندگی اور منکسر المزاجی سے بے حد متاثر تھے۔ اور باوجود عقائد میں اختلاف ہونے کے وہ نواب صاحب کی عالی ظرفی اور تبحر علمی کے مداح تھے۔

نواب عباس احمد خان صاحب سے میرا تعارف کب ہوا۔ یہ مجھے ٹھیک طرح سے یاد نہیں ہے۔ 1960ء کی دہائی میں مجھے حضرت میرزا بشیر احمد صاحب کا خط آیا۔ ان دنوں میں بیت الفضل لندن میں بطور نائب امام متعین تھا۔ آپ نے خط میں تحریر فرمایا کہ ان کی چھوٹی بہن حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور ان کی صاحبزادی محترمہ فوزیہ بیگم صاحبہ انگلستان تشریف لا رہے ہیں۔ اور کچھ عرصہ یہاں قیام فرمائیں گی۔ حضرت میاں صاحب نے خاکسار کو ارشاد فرمایا تھا کہ میں جہاں تک ممکن ہو سکے۔ ان کا خیال رکھوں۔ خاکسار کے لئے اس سعادت کا پانا ایک نعمت غیر مترقبہ تھی کہ حضرت مسیح موعود کی ایک صاحبزادی اور پوتی کی خدمت کا موقع پا سکوں۔ انہی دنوں مجھے پہلی مرتبہ نواب عباس احمد خان صاحب کا بھی خط ملا۔ جس میں انہوں نے اپنی والدہ محترمہ کی تشریف آوری کا ذکر کر کے مجھ سے ان کا خیال رکھنے کو لکھا تھا۔ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے دورہ کا حال تاریخ احمدیت میں چھپ چکا ہے۔

کچھ عرصہ کے بعد نواب صاحب لندن تشریف لائے۔ تو خاکسار کا ان سے مکرم برادرم عبدالعزیز دین مرحوم نے تعارف کرایا۔ نواب صاحب اور برادرم عبدالعزیز دین کے آپس میں بہت قریبی برادرانہ تعلقات تھے اور جب نواب صاحب اپنی تعلیم کے سلسلہ میں انگلستان تشریف لائے تھے تو اس وقت سے ان دونوں کا آپس میں پیار اور محبت کا گہرا رشتہ استوار ہوا تھا بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان دونوں میں جو روحانی رشتہ تھا اسے جسمانی رشتہ میں بھی بدل دیا۔ یعنی برادرم عبدالعزیز دین صاحب کی بیٹی نصرت کی شادی نواب صاحب کے صاحبزادے سلمان احمد خان سے ہوگئی۔

پہلی ہی ملاقات میں مَیں نواب صاحب کی سادگی، تقویٰ شعاری اور منکسر المزاجی سے بے حد متاثر ہوا۔ اور جلد ہم میں پیار اور محبت کا گہرا تعلق قائم ہوگیا۔ اور یہ تعلق بڑھتا ہی چلا گیا۔

محترم نواب صاحب کو حضرت مسیح موعود سے عشق تھا۔ کوئی محفل ایسی نہ ہوتی تھی جس میں وہ اپنے نانا جان یعنی حضرت مسیح پاک کا محبت بھرا ذکر نہ کرتے۔ حضور کے تبرکات کا ایک ذخیرہ آپ کے پاس تھا۔ ایک دن میں حاضر تھا تو فرمانے لگے۔ میں حضرت مسیح موعود کا ایک کوٹ لا کر تمہیں پہناتا ہوں۔ تاکہ تم بھی ان کے کپڑوں سے برکت پاسکو۔ اندر جا کر ایک اوور کوٹ لے آئے۔ جسے حضرت مسیح موعود اکثر سردیوں میں پہنا کرتے تھے۔ مجھے بڑے پیار سے پہنایا۔ اور اس حالت میں تصاویر بھی اتاریں۔ اور بھی کچھ تبرکات کی مجھے زیارت کرائی۔

مہمان نوازی کی صفت آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ لندن میں بھی جب آپ خود اپنے صاحبزادے کے مہمان ہوتے تھے۔ دعوت کر کے احباب کو بلاتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے رفیقہ حیات بھی بے حد مہمان نواز اور خلیق عطا فرمائی۔

بیگم کا تعاون نہ ہو تو خاوند مہمان نوازی نہیں کر سکتا۔ آپا باری (آپ کی بیگم صاحبہ) مہمانوں کے لئے انواع و اقسام کے کھانے خود تیار کرنے میں لطف محسوس کرتی ہیں۔ لاہور جب بھی ان کے در دولت پر حاضر ہوتا تھا۔ دونوں میاں بیوی کبھی بغیر کھانا کھلائے نہ جانے دیتے تھے۔ اور اکثر دعوتوں میں اپنے دوستوں کے علاوہ غیر از جماعت احباب کو بھی بلایا کرتے تھے۔ ایک موقع پر نوابزادہ نصراللہ خان بھی مدعو تھے آپ نے مجھے بطور خاص ان کے پاس جا کر بٹھایا اور مجھے کہا کہ انہیں جماعتی سرگرمیوں سے مناسب انداز میں آگاہ کرو۔ چنانچہ ان کے ساتھ اس موضوع پر دلچسپ گفتگو ہوتی رہی۔ علمائے سلسلہ اور مربیان اور واقف زندگی دوستوں سے مل کر بے حد خوش ہوتے تھے۔ بلکہ اگر میں یہ کہوں تو غلط نہ ہوگا کہ نواب صاحب کو لطف ہی ان لوگوں کی محفلوں میں آیا کرتا تھا۔

باجماعت نمازوں کی ادائیگی سختی سے کیا کرتے تھے۔ لاہور میں ہر نماز کے وقت قریبی بیت الذکر میں جا کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ لندن جب تک صحت رہی۔ دور سے بیت الفضل نماز کے لئے حاضر ہوا کرتے تھے۔ آخری عمر میں نماز مغرب و عشاء کے لئے ضرور بیت الفضل پہنچ جایا کرتے تھے۔ میں نے ان کے ساتھ سفر بھی کئے ہیں نماز کے اوقات میں کار رکوا کر نماز پڑھ لیا کرتے تھے اکثر کسی پارک کے قریب ہوتے تو وہاں کار رکوا کر ہم دونوں باجماعت نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

غریبوں ناداروں بیوگان اور طلباء کی خفیہ طور پر مالی امداد باقاعدگی سے کرتے تھے۔ لیکن کبھی اس کا اظہار نہیں کرتے تھے۔ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ پوشیدہ کئی دوستوں کی مالی امداد میرے کہنے پر کی۔ لیکن تاکید کرتے تھے کہ اس کا ذکر کسی سے بھی نہ ہونے پائے۔

اپنے بچوں کی تربیت کا بہت خیال تھا۔ ربوہ سے اساتذہ کو لاہور مستقلاً اپنے گھر پر منگوا کر رکھتے تھے علاوہ تنخواہ کے ان کی دیگر ضروریات کا بھی خیال رکھتے تھے۔ یہ استاد ان کے بچوں کو قرآن مجید اور دیگر دینی علوم پڑھاتے تھے۔ نمازوں کے اوقات میں جب بیت الذکر جانا ممکن نہ ہوتا تو ربوہ سے آئے ہوئے ان اساتذہ کی امامت میں باجماعت نماز کا اہتمام کرتے تھے۔ اس بات کا بطور خاص خیال رکھتے تھے کہ آپ کی اولاد سلسلہ کے اجتماعات میں شرکت کرے۔ لندن میں جلسہ سالانہ کی شرکت تو خیر کرتے ہی تھے۔ جب تک صحت رہی۔ اپنے صاحبزادوں کے ساتھ جرمنی کے سالانہ جلسہ میں بھی شرکت کرتے تھے۔ جلسہ کے دوران سارا وقت تقاریر سنا کرتے تھے۔ اور اکثر تقریر کے بعد مقرر کے پاس جا کر بھی ان کی حوصلہ افزائی کیا کرتے تھے۔

نواب صاحب اخلاق حسنہ کا ایک خوبصورت گلدستہ تھے۔ اپنے مقدس والدین کی خدمت کرنے میں بھی آپ نے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ خصوصاً اپنی والدہ ماجدہ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سے آپ کو عشق کی حد تک تعلق تھا۔ اور اکثر ان کا ذکر خیر اس عاجز سے بھی فرمایا کرتے تھے۔ مجھے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ دعا کرو میرا انجام بخیر ہو۔ اور خدا تعالیٰ نے انجام بہت اعلیٰ کر دیا۔ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ اللہ کرے اگلے جہان میں اپنے مقدس والدین اور عظیم نانا جان کا قرب آپ کو نصیب ہو۔

ان کی محترمہ بیگم آپا امۃ الباری صاحبہ اور ان کے بچوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔

ڈاکٹر حنیف احمد قمر صاحب

# روم کولرز کب استعمال کرنے چاہئیں

آج کل روم کولرز کا رواج عام ہے۔ یہ ایک بہت اچھی ایجاد ہے۔ مگر اس ضمن میں ایک ضروری بات یہ یاد رکھنی چاہئے کہ روم کولر اسی وقت چلائے جائیں جب لو چل رہی ہو۔ اور پنکھے گرم ہوا دے رہے ہوں۔ اس وقت روم کولرز ہوا کو نمدار بنا کر ٹھنڈک کا احساس پیدا کرتے ہیں۔ مگر جب برسات کا موسم شروع ہو جائے اور ہوا میں نمی کی مقدار (Humidity) بڑھ جائے تو لو چلنی بند ہو جاتی ہے۔ اور عام پنکھے بھی گرم ہوا نہیں دیتے۔ ایسی صورت میں اگر بدستور روم کولرز کا استعمال جاری رہے تو ہوا میں مزید نمی پیدا ہوگی اور پسینہ نہیں سوکھے گا تو بے چینی بڑھے گی۔ یہ بات تو آپ جانتے ہی ہیں کہ روم کولرز بجلی زیادہ استعمال کرتے ہیں کیونکہ اس میں دو موٹریں چلتی ہیں۔ ایک پنکھے کو چلاتی ہے اور دوسری واٹر پمپ کو۔ لہٰذا بلاوجہ خرچ سے بچنے کا بھی تقاضہ ہے کہ روم کولرز کو اسی وقت چلائیں جب لُو چل رہی ہو اور پنکھے کی ہوا گرم ہو۔

رات کو باہر سو سکیں تو بہت بہتر ہے۔ بصورت دیگر کمرے کے اندر ہوا کی آمد و رفت کا خیال رکھیں۔ پانی بار بار پینا چاہئے اور نمکیات کی کمی دور کرنے کے لیے پانی یا کچی لسی میں نمک ڈال کر پئیں۔ مزدوروں اور کھلاڑیوں کے لیے سب سے بہتر سکنجبین ہے جس میں چینی بھی ہو اور نمک بھی۔ سوڈے کی بوتلیں نقصان دہ ہیں۔ ؎

لیموں کی سکنجبین پیو اور پلاؤ
بوتل سے کبھی پیاس بجھی ہو تو بتاؤ

بقیہ صفحہ 4

قادیان واپس آ جاؤ گے۔ حضور نے یہ تمہارے بارہ میں ارشاد فرمایا تھا، میرے بارہ میں تو نہیں فرمایا تھا۔

جب کچھ عرصہ تک آپ کے خطوط کا جواب نہ آیا تو بعض دوستوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر آپ یہاں سے جانا چاہیں تو ہم آپ کو اہل و عیال سمیت لے جائیں گے۔ اس وقت موقعہ ہے آپ بنوں چلے جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں میں ہرگز نہیں جاؤں گا۔ مجھے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوتا ہے (۔) فرعون کی طرف جا میں یہاں سے ہرگز نہیں جاؤں گا۔

(شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ اول صفحہ 12 تا 16)

# وصایا

**ضروری نوٹ**

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

**مسل نمبر 36568** میں شکیلہ نصیر بنت نصیر احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 13-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے سالانہ بصورت ٹیوشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شکیلہ نصیر بنت نصیر احمد دارالنصر وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا نصیر احمد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 طاہر محمود ولد شاہ دین دارالنصر وسطی ربوہ

**مسل نمبر 36569** میں عابدہ رشید بنت رشید احمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیور وزنی 3 ماشے مالیتی -/1300 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عابدہ رشید بنت رشید احمد دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 رشید احمد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 رشید احمد ولد چوہدری محمد خان کارکن دفتر وصیت ربوہ

**مسل نمبر 36570** میں سلیمہ اختر زوجہ عبدالحق قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ........ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ -/4000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 10 تولے مالیتی -/84000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ سلیمہ اختر زوجہ عبدالحق دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 نداء الحق بٹ ولد عبدالحق دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 ظفر اللہ وصیت نمبر 16257

**مسل نمبر 36572** میں قمر احمد زمان ولد چوہدری منور احمد قوم جٹ جنبہ پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصرت آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 17-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد قمر احمد خان ولد چوہدری منور احمد نصرت آباد ربوہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری منور احمد والد موصی گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد ولد اسلام الدین نصرت آباد ربوہ

**مسل نمبر 36573** میں قدسیہ شمیم بنت منصور احمد قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد غالب ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 18-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی ایک گرام 550 ملی گرام مالیتی -/7200 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ قدسیہ شمیم بنت منصور احمد نصیر آباد غالب ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد اٹھوال ولد دین محمد نصیر آباد غالب ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد ادریس ولد محمد اسماعیل کہکشاں کالونی ربوہ

**مسل نمبر 36574** میں فرحت یاسمین زوجہ خواجہ عبدالعلی قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 10-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 20 تولے مالیتی -/2116 یورو۔ حق مہر -/87 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ فرحت یاسمین زوجہ خواجہ عبدالعلی جرمنی گواہ شد نمبر 1 محمد رفیق بٹ ولد غلام نبی خواجہ جرمنی گواہ شد نمبر 2 خواجہ عبدالعلی جرمنی

**مسل نمبر 36575** میں نصرت آرہ زوجہ نصر اللہ خان قوم جوئیہ پیشہ خانہ داری عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہمبرگ جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزن 210 گرام مالیتی -/1890 یورو۔ 2۔ زمین رقبہ 5 مرلے واقع فیکٹری ایریا ربوہ۔ 3۔ حق مہر وصول شدہ -/3000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 200 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نصرت آرہ زوجہ نصر اللہ خان جرمنی گواہ شد نمبر 1 ناصر محمود پسر موصیہ گواہ شد نمبر 2 قیصر محمود پسر موصیہ

**مسل نمبر 36576** میں ذوالکیف اختر رانا زوجہ میجر عبدالوحید ظفر رانا قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کولون جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 3-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین رقبہ 2 کنال واقع 88 ر ج۔ ب ضلع فیصل آباد مالیتی -/75000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 16 تولے مالیتی -/96000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/495 یورو ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ذوالکیف اختر رانا زوجہ میجر عبدالوحید ظفر رانا کولون جرمنی گواہ شد نمبر 1 میجر عبدالوحید ظفر رانا کولون جرمنی گواہ شد نمبر 2 چوہدری منیر احمد منیب ولد چوہدری مہر دین جرمنی

**مسل نمبر 36577** میں مدیحہ مصدق بنت مصدق حسین قوم ........ پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہمبرگ جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 23-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مدیحہ مصدق بنت مصدق حسین جرمنی گواہ شد نمبر 1 مصدق حسین والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالحئی خان ولد عبدالحفیظ خان جرمنی

**مسل نمبر 36578** میں فاکر عزیز رانا ولد میجر عبدالوحید رانا قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کولون جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 3-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے

مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فاخر عزیز رانا ولد میجر عبدالوحید ظفر رانا جرمنی گواہ شد نمبر 1 میجر عبدالوحید ظفر رانا والد موصی گواہ شد نمبر 2 چوہدری منیر احمد منیب ولد چوہدری مہر دین جرمنی

**مسل نمبر 36579** میں امۃ الرافع قریشی زوجہ عبدالقادر قریشی قوم ........ پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہمبرگ جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 23-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 22 تولے مالیتی -/200000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الرافع قریشی زوجہ عبدالقادر قریشی جرمنی گواہ شد نمبر 1 منظور احمد ولد نصیر احمد جرمنی گواہ شد نمبر 2 عبدالقادر قریشی خاوند موصیہ

**مسل نمبر 36580** میں محمد اسحاق ناصر ولد محمد ابراہیم حنیف قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہالینڈ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ رقبہ 33 مرلے واقع چھنی کھی کہکشاں کالونی ربوہ کا 1/3 حصہ مالیتی -/100000 روپے۔ مکان واقع دارالعلوم غربی شاہ ربوہ مالیتی -/800000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد اسحاق ناصر ولد محمد ابراہیم حنیف ہالینڈ گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد وڑائچ وصیت نمبر 26276 گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد محمود ولد چوہدری ناصر احمد ہالینڈ

**مسل نمبر 36581** میں محمود احمد ورک ولد چوہدری خیر الدین ورک قوم ورک پیشہ ملازمت عمر 56 سال بیعت 1964ء ساکن سویڈن بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 23-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ رہائشی مکان واقع یارٹلے سویڈن مالیتی -/2000000 سویڈش کرونر۔ فلیٹ واقع لندن مالیتی -/150000 سٹرلنگ پونڈ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12000 سویڈش کرونر ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمود احمد ورک ولد چوہدری خیر الدین ورک سویڈن گواہ شد نمبر 1 محمود احمد شمس ولد محمد حنیف سویڈن گواہ شد نمبر 2 آغا یحییٰ خان ولد آغا شمس الحمید سویڈن

**مسل نمبر 36582** میں مرزا رفیع الدین مظفر احمد ولد مرزا مجید احمد قوم مغل پیشہ ملازمت عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن برسبن آسٹریلیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/A$2000 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مرزا رفیع الدین مظفر احمد ولد مرزا مجید احمد برسبن آسٹریلیا گواہ شد نمبر 1 مرزا مبارک احمد وصیت نمبر 22245 گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام اسلم وصیت نمبر 26327

**مسل نمبر 36584** میں محمد آصف گل ولد گلزار احمد گل قوم گل پیشہ کاروبار عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارتھ کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/14000 ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد آصف گل ولد گلزار احمد گل نارتھ کراچی گواہ شد نمبر 1 ملک عبدالوحید ولد ملک عبدالرفیق نارتھ کراچی گواہ شد نمبر 2 نوید احمد نعیم ولد محمد نعیم نارتھ کراچی

# اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## نکاح

مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ چک نمبر 38 جنوبی ضلع سرگودھا حال مقیم کینیڈا لکھتے ہیں۔ کہ خاکسار کی بھانجی مکرمہ صائمہ طیبہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری حشمت اللہ صاحب چک نمبر 38 جنوبی ضلع سرگودھا کا نکاح خاکسار کے بھانجے مکرم حافظ عبدالحفیظ صاحب طاہر مانگٹ ابن مکرم چوہدری عبدالستار مانگٹ صاحب شکور پارک ربوہ حال مقیم لندن سے مکرم منیر الدین احمد صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے دو ہزار پونڈ حق مہر پر مورخہ 26 مئی 2004ء کو بیت المہدی گولبازار ربوہ میں پڑھا۔ مکرمہ صائمہ طیبہ صاحبہ مکرم چوہدری نظام الدین صاحب آف غوث گڑھ کی پوتی اور مکرم حافظ عبدالحفیظ طاہر مانگٹ صاحب مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب مانگٹ چک نمبر 31 جنوبی سرگودھا کے پوتے ہیں۔ اسی طرح دونوں بچے مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب چک نمبر 38 جنوبی سرگودھا ابن حضرت میاں نور محمد صاحب غوث گڑھی رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسہ اور نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

**ربوہ میں طلوع وغروب 11 جون 2004ء**

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 3:20 |
| طلوع آفتاب | 5:00 |
| زوال آفتاب | 12:08 |
| وقت عصر | 5:08 |
| غروب آفتاب | 7:17 |
| وقت عشاء | 8:56 |

## درخواست دعا

مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب دارالعلوم غربی ب ربوہ لکھتے ہیں۔ تقریباً دو ماہ قبل میری چھوٹی ہمشیرہ مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبدالقیوم صاحب مغل آف ٹاؤن شپ لاہور وفات پا گئی تھیں ان کی وفات پر متعدد رشتہ داروں اور دیگر احباب جماعت نے تعزیتی خطوط اور ٹیلی فون کے ذریعہ اندرون اور بیرون پاکستان سے تعزیت کی۔ جس سے مجھے بہت ڈھارس ملی۔ چونکہ ہر ایک کو فرداً فرداً جواب دینا بہت مشکل ہے اس لئے بذریعہ الفضل ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور سب کا حافظ وناصر ہو۔ آمین

## بازیافتہ طلائی بالی

ایک صاحب نے دفتر ہذا میں ایک بازیافتہ طلائی بالی جمع کروائی ہے۔ جس کسی کی یہ بالی ہو دفتر صدر عمومی سے رابطہ کریں۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

## دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل مکرم محمد طارق سہیل صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل ضلع سرگودھا کے دورہ پر الفضل کے لئے نئے خریدار بنانے، چندہ الفضل اور بقایا جات کی وصولی اور اشتہارات کیلئے بھجوا رہا ہے۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

گلف چپ بورڈ
جدید ترین پلانٹ پر تیار کردہ مضبوط ترین بورڈ
گلف ووڈ انڈسٹریز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

## احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

### منگل 15 جون 2004ء

12-00 a.m لقاء مع العرب
12-30 a.m خطبہ جمعہ
1-35 a.m چلڈرنز ورکشاپ
2-35 a.m علمی خطابات
3-00 a.m سوال وجواب
4-00 a.m زندہ لوگ
5-00 a.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m خطبہ جمعہ
6-55 a.m واقفین نو بچوں کا پروگرام
7-35 a.m سوال وجواب
8-30 a.m تقریر مولانا عبدالسلام طاہر صاحب
9-25 a.m لجنہ میگزین
10-00 a.m خطبہ جمعہ
11-00 a.m تلاوت، خبریں
12-00 p.m لقاء مع العرب
1-00 p.m سندھی سروس
2-00 p.m ملاقات
3-00 p.m انڈونیشین سروس
4-10 p.m خطبہ جمعہ
5-05 p.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-50 p.m سائنسی پروگرام
6-50 p.m بنگلہ سروس
7-55 p.m ملاقات
9-00 p.m گلشن وقف نو
10-00 p.m لجنہ میگزین
10-55 p.m سوال وجواب
11-55 p.m تقریر: مولانا عبدالسلام طاہر صاحب

### بدھ 16 جون 2004ء

12-35 a.m لقاء مع العرب
1-35 a.m بچوں کا پروگرام
2-15 a.m گلشن وقف نو
3-20 a.m لجنہ میگزین
3-55 a.m سوال وجواب
5-00 a.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m چلڈرنز کلاس
7-00 a.m دورہ افریقہ
8-15 a.m سوال وجواب
8-50 a.m ہماری کائنات
9-45 a.m تقاریر جلسہ سالانہ
10-10 a.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
10-35 a.m المائدہ
11-00 a.m تلاوت، خبریں
11-35 a.m لقاء مع العرب
12-35 p.m سواحیلی سروس
1-25 p.m خطبہ جمعہ
2-25 p.m برکات خلافت
3-00 p.m دورہ افریقہ
3-50 p.m انڈونیشین سروس
5-00 p.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 p.m تقاریر جلسہ سالانہ
6-30 p.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
6-55 p.m بنگلہ سروس
7-55 p.m خطبہ جمعہ
9-00 p.m چلڈرنز کلاس
10-00 p.m تقاریر جلسہ سالانہ
11-00 p.m سوال وجواب

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ ربوہ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس: 212764 گھر: 211379

راحت جان
تبخیر معدہ۔ گیس کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ
Ph: 04624-212434, Fax: 213966

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
افضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود ☎ دکان 213649 رہائش 211649

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، شجرکار، دیجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

ISO 9002
CERTIFIED
SPICY &
DELICIOUS ACHARS
IN OIL & VINEGAR

NOW IN 1 KG. HOUSE HOLD PLASTIC JAR AND 1 KG. ECONOMY SACHET PACK

Also Available in:
Commercial Pack,
Economy Pack,
Family Pack, &
Table Pack

Healthy & Happier Life
PURE FRUIT PRODUCTS
Shezan

Largest Processors of Fruit Products in Pakistan.
Shezan International Limited Lahore - Karachi - Hattar

سی پی ایل نمبر 29